مسافر کا ایک ہی شہر کے متعدد مقامات پر یا شہر کے قریب گاؤں میں قیام کرنے کا حکم؟ نیز نیتِ اقامت میں دن کا اعتبار ہو گا یا رات کا؟

مجیب: محمد عرفان مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: 104

تاریخ اجراء: 13 جمادی الاول 1443ھ / 18 دسمبر 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جب ہم مدنی قافلے میں جاتے ہیں، تو شرعی مسافت طے کرنے کے بعد مثلاً ایک شہر کے اندر پندرہ دن کی نیت کرتے ہیں، لیکن اسی شہر میں ہم ایک جگہ نہیں رکتے بلکہ مختلف مساجد میں چلے جاتے ہیں، جو ایک دوسرے سے تین تین، چار چار کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہوتی ہیں۔ تو کیا ہم وہاں پر مقیم رہیں گے؟ اسی طرح اگر شہر سے اس کے قریبی گاؤں، دیہات میں چلے جاتے ہیں، جو شہر سے شرعی مسافت پر نہیں، تو کیا حکم ہو گا؟ یا ایک گاؤں میں پندرہ دن کی نیت سے چلے جاتے ہیں لیکن پھر ایک گاؤں میں نہیں رکتے بلکہ اس کے قریب قریب دوسرے گاؤں میں بھی چلے جاتے ہیں، جو شرعی مسافت پر نہیں، تو کیا اس دوران ہم مسافر رہیں گے، جبکہ ان مقامات میں سے کوئی بھی ہمارا وطن اصلی نہ ہو؟ تفصیل کے ساتھ ان ساری صورتوں کا جواب عطا فرما دیجئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) کوئی شخص شرعی مسافت کے ارادے سے سفر پر نکلا ہے، تو اس کے لیے کسی مقام پر مقیم ہونے یا مسافر رہنے میں نیت کرتے وقت کا اعتبار ہے، اگر نیت کرتے وقت اس شہر یا گاؤں میں کم از کم پورے پندرہ دن رہنے کی نیت تھی، تو مقیم ہو جائے گا، اب اگرچہ بعد میں پندرہ دن پورا ہونے سے پہلے کسی دوسرے شہر یا گاؤں چلا جائے لیکن وہ شہر یا گاؤں شرعی مسافت پر نہ ہو، تو اب مقیم ہی رہے گا، دونوں جگہ نماز پوری پڑھے گا اور نیت کرتے وقت یہ معلوم تھا کہ پورے پندرہ دن اس شہر یا گاؤں میں نہیں رہنا، بلکہ اس دوران کسی دوسرے شہر یا گاؤں چلے جانا ہے، اگرچہ وہ شہر یا گاؤں اس پہلے شہر یا گاؤں سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر ہو، تو ایسی صورت میں مقیم نہیں ہو گا، بلکہ مسافر ہی رہے گا۔

(2)نیت میں رات کالحاظ ہو گا یعنی ان پندرہ دنوں کی راتیں اسی شہر یا مقام پر گزارنے کی نیت ہو، ان کے دنوں میں کسی دوسرے مقام پر جانے کی نیت کرنے یا جانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا جبکہ وہ دوسرا مقام شرعی مسافت سے کم فاصلے پر ہو۔ مثلاً نیت یہ ہے کہ لاہور میں پندرہ دن کے لیے رہنا ہے لیکن معلوم ہے کہ پندرہ دنوں کے دوران، دن ہی دن میں مرید کے یا کامونکی وغیرہ جا کر دن کے دن ہی واپس لاہور آجانا ہے اور رات لاہور ہی گزارنی ہے، تو اس سے فرق نہیں پڑے گا، لاہور میں مقیم ہی رہے گا، لہذا نماز پوری پڑھے گا اور اگر نیت کرتے وقت معلوم ہے کہ پندرہ دنوں کے اندر کوئی رات بھی کسی دوسرے مقام پر گزارنی ہے، اگرچہ وہ مقام شرعی مسافت پر نہ ہو، بلکہ اگرچہ وہ لاہور سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر ہو، تو ایسی صورت میں لاہور میں مقیم نہیں ہو گا، مسافر ہی رہے گا اور چار رکعتی نماز میں قصر کرے گا۔

(3)دوسرا مقام اگر شرعی مسافت پر ہو تو اب خواہ دن کے دن جائے تب بھی مقیم نہیں رہے گا۔

(4)جس شہر یا گاؤں میں پندرہ دن رہنے کی نیت کی ہے، اس کی پوری آبادی مقام واحد کی طرح ہے، لہذا مقیم ہونے کے لیے اس شہر یا گاؤں میں صرف ایک خاص جگہ رہنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اس شہر یا گاؤں کی پوری آبادی میں جہاں بھی رہے گا، تو اس شہر میں رہنا ہی شمار ہو گا۔

اس کے مطابق جواب درج ذیل ہے:

(1)ایک شہر یا گاؤں میں پندرہ دن رہنے کی نیت کی، تو اب اس شہر یا گاؤں کے اندر اندر مختلف مساجد میں جانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، اگرچہ وہ مساجد تین چار کلو میٹر، بلکہ اس سے بھی زائد فاصلے پر ہوں۔

(2)اگر نیت کرتے وقت معلوم ہے کہ پندرہ دن کے اندر شہر یا گاؤں سے باہر شرعی مسافت سے کم سفر پر جانا ہے، اب اگر یہ معلوم ہے کہ دن کے دن جا کر واپس آجائیں گے اور رات اسی شہر یا گاؤں میں گزاریں گے، تو اب بھی اسی شہر یا گاؤں میں مقیم رہیں گے۔

(3)اور اگر یہ معلوم ہے کہ شہر یا گاؤں سے باہر شرعی مسافت سے کم پر جانا ہے اور رات شہر یا گاؤں سے باہر ہی گزارنی ہے، تو اب شہر یا گاؤں میں مقیم نہیں ہوں گے، بلکہ مسافر ہی رہیں گے اور دوسرے مقام پر بھی اگر پندرہ دن رہنے کی نیت نہیں، تو وہاں بھی مسافر ہی رہیں گے۔

(4) اگر دوسرے شہر یا گاؤں کی مسافت شرعی مسافت کے مطابق ہے، تو اب اگرچہ دن کے دن ہی وہاں جانا ہو، تب بھی مسافر ہی رہیں گے۔

در مختار میں ہے: "فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح نيته لأنه يخرج إلى منى وعرفة فصار كنية الإقامة في غير موضعها وبعد عوده من منى تصح" ترجمہ: اگر کوئی حاجی مکہ میں ذوالحج کے عشرہ میں داخل ہوا تو اس کی نیت (برائے اقامت) درست نہیں کیونکہ اس نے منٰی اور عرفات کی طرف انہی دنوں میں جانا ہے، یہ ایسے ہی ہے جیسے اس مقام پر اقامت کی نیت کرنا، جو اقامت کی صلاحیت نہ رکھتا ہو اور منٰی سے لوٹ کر نیت کرنا درست ہے۔ (الدر المختار مع حاشیۃ الطحطاوی، جلد 02، صفحہ 578، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حاشیۃ الطحطاوی علی الدر میں ہے: "وفي البحر لو كان الموضعان من مصر واحد أو قرية واحدة فإنها صحيحة لأنهما متحدان حكما ألا ترى أنه لو خرج إليه مسافرا لم يقصر" ترجمہ: اور بحر میں ہے: اگر ایک شہر یا ایک گاؤں کے دو مقام ہوں تو نیت درست ہے کیونکہ یہ دونوں حکماً ایک ہی ہیں، کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر اس کی طرف سفر کر کے جائے تو قصر نہیں کرتا۔ (الدر المختار مع حاشیۃ الطحطاوی، جلد 02، صفحہ 579، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت۔)

مبسوط سرخسی، بدائع، محیط برہانی اور حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی وغیرہ میں ہے، (واللفظ للآخر): "نوى أن يقيم الليل في إحداهما ويخرج بالنهار إلى الموضع الآخر فإذا دخل أولا الموضع الذي عزم على الإقامة فيه بالنهار لم يصر مقيما أي حتى يدخل الموضع الذي نوى المبيت فيه وإن دخل أولا الموضع الذي عزم على الإقامة فيه بالليل صار مقيما ثم بالخروج إلى الموضع الآخر لم يصر مسافرا لأن موضع إقامة المرء حيث يبيت فيه ألا ترى أنك إذا قلت لشخص أين تسكن يقول في محلة كذا وهو بالنهار يكون بالسوق" ترجمہ: کسی نے نیت کی کہ وہ رات ایک مقام پر گزارے گا اور دن کو دوسرے مقام پر جائے گا، پس جب وہ اولاً اس مقام میں داخل ہو کہ جہاں دن گزارنے کی نیت ہے تو وہ مقیم نہیں ہو گا یعنی جب تک وہ اس مقام میں نہ چلا جائے جہاں رات گزارنے کی نیت ہے اور اگر اولاً اس مقام میں گیا کہ جہاں اس نے رات گزارنے کی نیت کی ہے، تو وہ مقیم ہو جائے گا پھر دوسرے مقام پر جانے سے وہ مسافر نہیں ہو گا، کیونکہ آدمی کی جائے اقامت وہی ہوتی ہے، جہاں وہ رات گزارتا ہے، کیا تو نہیں دیکھتا کہ جب تو کسی شخص سے پوچھتا ہے کہ تو کہاں رہائش

اختیار کیے ہے، تو وہ کہتا ہے کہ فلاں محلے میں، حالانکہ وہ دن میں بازار میں ہوتا ہے۔(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، صفحہ 426، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے:" إنشاء السفر من وطن الإقامة مبطل له وإن عاد إليه "ترجمہ: وطن اقامت سے سفر شرعی اختیار کرنا، وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے، اگرچہ اس کی طرف واپس لوٹ آئے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد 02، صفحہ 740، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:"الہ آباد تمہارا وطن اصلی نہیں۔۔۔جب تک کسی خاص جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت الہ آباد میں کرلی ہے، تو اب الہ آباد وطن اقامت ہو گیا نماز پوری پڑھی جائے گی، جب تک وہاں سے تین منزل کے ارادہ پر نہ جاؤ اگرچہ ہر ہفتہ پر، بلکہ ہر روز الہ آباد سے کہیں تھوڑی دور یعنی چھتیس ۳۶ کوس سے کم باہر جانا اور دن کے دن واپس آنا ہو، جبکہ نیت کرتے وقت اس پندرہ دن میں کسی رات دوسری جگہ شب باشی کا ارادہ نہ ہو، ورنہ وہ نیت پورے پندرہ دن کی نہ ہو گی، مثلاً الہ آباد میں پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت کی اور ساتھ ہی یہ معلوم تھا کہ ان میں ایک شب دوسری جگہ ٹھہرنا ہو گا، تو یہ پورے پندرہ دن کی نیت نہ ہوئی اور سفر ہی رہا اگرچہ دوسری جگہ الہ آباد کے ضلع میں، بلکہ اس سے تین چار ہی کوس کے فاصلہ پر ہو، اور اگر پندرہ راتوں کی نیت پوری یہیں ٹھہرنے کی تھی اگرچہ دن میں کہیں اور جانے اور واپس آنے کا خیال تھا، تو اقامت صحیح ہو گئی نماز پوری پڑھی جائے گی، جبکہ وہ دوسری جگہ الہ آباد سے چھتیس ۳۶ کوس یعنی ستاون ۵۷، اٹھاون ۵۸ میل کے فاصلے پر نہ ہو غرض قیام کی نیت کرتے وقت ان خیالوں کا اعتبار ہے بعد کو جو پیش آئے اُس کا لحاظ نہیں مثلاً پندرہ رات پورے کا قیام ٹھہرالیا اور اس کے بعد اتفاقاً چند راتوں کے لئے اور جگہ جانا ہوا جو الہ آباد سے تین منزل کے فاصلہ پر نہیں اگرچہ دس بیس بلکہ چھپن میل تک ہو سفر نہ ہو گا اس مقامِ دیگر میں بھی نماز پوری پڑھنی ہو گی اور الہ آباد میں بھی ان سب صورتوں کو خوب غور سے سمجھ لو۔"(فتاوی رضویہ، جلد 08، صفحہ 251،252، مطبوعہ رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net